۴۴۱۵۹

Sajjad FCB <msajad@hotmail.co.uk>

السلام علیکم

حضرت مفتی صاحب

میرے دو سوال ہیں؛ اگر انکے جواب مل جائے تو میں ممنون ہوں گا۔

ایک سوال یہ ہے کہ یہاں انگلینڈ میں بعض دکانوں کے باہر ایک مشین ہوتی ہے جس میں لوگ اپنے سکے ڈال سکتے ہیں اور وہ مشین اِن سکوّں کو گنتی ہے اور ایک چٹ دیتی ہے جس میں لکھا ہوتا ہے کہ کتنے پیسے ڈالے تھے اور اس چٹ کے ذریعے آدمی اس دکان میں جاکر اسکے بدلے میں نوٹ حاصل کرتا ہے۔ مثلا ایک ہزار پنیس [1000 pence] کے بدلے میں دس پاؤنڈ کا نوٹ مل جائے گا۔ لیکن اس سروس کے لیئے جو کمپنی ان مشینوں کی ذمیدار ہے وہ ایک متعین رقم لے لیتی ہے یعنی ۹%۔ یہ پیسے کل پیسوں سے کاٹے جاتے ہیں؟ کیا اس کا استعمال شرعا جائز ہے؟ کمپنی کی ویب سئیٹ سے جو تفصیل دی گئی ہے منسلک ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ ایک صاحب نے پہلی زندگی میں بہت گناہ کیئے اور مخدرات/چرس وغیرہ بیچتا تھا۔ اس ذریعے سے اس نے بہت پیسے کمائے۔ اب اس نے اس زندگی سے توبہ کرلی ہے اور ماشاالله نمازی اور نیک ہو گیا ہے۔ وہ ہم سے پوچتا ہے کہ کیا جو مال اس نے اس طریقے سے کمایا ہے اسکے لیئے حلال ہے؛ اس سے فائدہ اٹھانا کیسا ہے؟

جزاکم الله خیرا

دار الافتاء
فتوی نمبر ۳۸/۱۹۴۴

والسلام

محمد سجاد

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ مذکورہ معاملہ میں جو مقررہ فیصد کی کٹوتی ہوتی ہے اُسے مشین کی اجرت قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور یہ اجرت اگرچہ فیصد کی شکل میں طے ہوتی ہے، لیکن مفضی الی النزاع (جھگڑے کا سبب) نہ ہونے اور فریقین کے اس پر رضامند ہونے کی وجہ سے اس میں شرعاً قباحت نہیں۔ لہذا مذکورہ معاملہ شرعاً جائز ہے۔

رد المحتار (۶/ ۶۳)

مطلب في أجرة الدلال

[تتمة] قال في التتارخانية: وفي الدلال والسمسار يجب أجر المثل، وما تواضعوا عليه أن في كل عشرة دنانير كذا فذاك حرام عليهم. وفي الحاوي: سئل محمد بن سلمة عن أجرة السمسار، فقال: أرجو أنه لا بأس به وإن كان في الأصل فاسدا لكثرة التعامل وكثير من هذا غير جائز، فجوزوه لحاجة الناس إليه كدخول الحمام وعنه قال: رأيت ابن شجاع يقاطع نساجا ينسج له ثيابا في كل سنة.

(۲)۔۔۔ سوال میں صرف چرس کی وضاحت کی گئی ہے، دیگر مخدرات سے کیا مراد ہے اس کی وضاحت نہیں، لہذا دیگر مخدرات کی کمائی کے متعلق جواب دیگر مخدرات کی وضاحت کے بعد ہی دیا جاسکے گا۔ تاہم چرس سے حاصل ہونے والی کمائی کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ چرس چونکہ بطورِ نشہ صرف معصیت ہی میں استعمال ہوتی ہے اور ہماری معلومات کے مطابق اس کا کوئی جائز مصرف موجود نہیں ہے، نیز حکومت کی طرف سے اس کی کاشت و تجارت پر پابندی بھی ہے، اس لئے اس کی تجارت ناجائز ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی مکروہ تحریمی ہے، لہذا سوال میں مذکور شخص کا جس قدر مال چرس کی کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس کا صدقہ کرنا اس پر واجب ہے۔ اور دیگر مخدرات سے حاصل ہونے والی کمائی کا حکم مخدرات کی وضاحت کے بعد دیا جائیگا۔ (مأخذہٗ التبویب: ۷۵/۸۰۲)

الدر المختار (۶/ ۴۵۴)

(وصح بيع غير الخمر) مما مر، ومفاده صحة بيع الحشيشة والأفيون.

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

رد المحتار (۶/ ۴۵۴)

(قوله وصح بيع غير الخمر) أي عنده خلافا لهما في البيع والضمان، لكن الفتوى على قوله في البيع.....ثم إن البيع وإن صح لكنه يكره كما في الغاية.........

(قوله عدم الحل) أي لقيام المعصية بعينها. وذكر ابن الشحنة أنه يؤدب بائعها.........

الفتاوى الكاملية (ص ٢٧٠)

قال سيدى حسن الشرنبلالى فى شرحه على الوهبانية من كتاب الحظر والاباحة اتفق مشائخنا ومشائخ الشافعى على تحريم الحشيش وهو ورق القنب وأفتوا باحراقه أمروا بتأديب بائعه.

والله تعالى أعلم

عزیز طارق بلوانی عفی اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۶/ربیع الثانی/۱۴۳۹ھ

۴/جنوری/۲۰۱۸

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۶-۴-۳۹

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۱۸/۴/۱۴۳۹ھ
06-01-2018

الجواب صحیح
[illegible]
۱۹/۴/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
بندہ عبد المنان عفی عنہ
۱۹/۴/۳۹ھ

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی
۱۹-۴-۱۴۳۹

الجواب صحیح
[illegible]
۱۹/۴/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۱۹/۴/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۰/۴/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۱/۴/۳۹ھ

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسیٰ
۲۱-۴-۱۴۳۹ھ